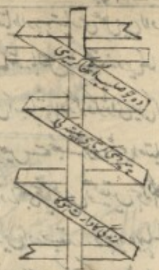


نور افشاں



حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلامحصول

قیمت سالیانہ مع محصول

نمبر ۳۲ جلد ۱۱ | لودیانہ ۹ اگست ۱۸۸۳ء | قیمت فی پرچہ

گلدستۂ اخبار

سرحد کی طرف سفید پوش کافر افغانوں پر حملہ کر رہے ہیں = مصر سے انگریزی فوج ابھی واپس نہوگی = روس نے چین کی تجارت کو اپنے ملک سے بند کر دیا ہی = کوہاٹ کے آفریدیوں نے چند اقوام کو سرکار انگریزی کی مخالفت پر آمادہ کیا ہی = سردار [illegible] اسیر معزول امیر یعقوب خاں سُنا ہی کہ سیستان میں ہی اور فوج جمع کر رہا ہی = ہندوستان سے ۴۰ نیٹو ڈاکٹر مصر میں بھیجے جاوینگے = شملہ کے رپن ہسپتال کے لئے سوا لاکھ روپیہ چندہ کا جمع ہو گیا ہی = چین میں جو غیر ممالک کے لوگ آباد ہیں انکا ارادہ ہی کہ اگر چین اور فرانس میں جنگ ہوئی تو چین میں ہم فساد برپا کر دینگے = امیر کابل کا حال اب ایسا اچھا ہوتا جاتا ہی کہ ہرات و قندھار کا دورہ وہ تھوڑی فوج کے ساتھ کر سکتا ہی = سفیر ان چین نے حضور قیصر ہند کو اطلاع دی ہی کہ چین اور فرانس میں عنقریب جنگ ہوا چاہتا ہی = سوات سے خبر آئی ہی کہ میاں گل فرزند اخوند سوات اُس جنگ میں زخمی ہوئے جو اشرف خاں سے بلندی سوات پر واقع ہوئی ہی = خدیو مصر فوج انگریزی کو اپنے ہاتھ سے تمغے تقسیم کرینگے = مہاراجہ دلیپ سنگھ صاحب شروع دسمبر میں پنجاب کی سیر کرینگے = علی راجپوت کے بہیلوں کے سرداروں کی تحقیقات اندور میں ہو رہی ہی = کلکتہ میں ایک معزز خاندان ہندو بیوہ عورت کی شادی ایک معزز ہندو کے ساتھ ہوئی ہی = راجہ صاحب بلاسپور عنقریب شملہ میں آنیوالے ہیں = جلال آباد میں جو فوج امیر کی متعین تھی اب وہ کابل میں طلب ہوئی مگر فوج کے افسر انکار کرتے ہیں کہ ہم نہیں جاتے = نوح کی کشتی جو برف میں دبی ہوئی تھی اب برآمد ہوئی ہی = قاہرہ میں بدستور ہیضہ کا زور شور ہی = عدن کا رزیڈنٹ خبر دیتا ہی کہ جو جہاز بمبئی سے روانہ ہوں وہ جبتک صاف نہولیں یہاں داخل نہوں = روس اور ایران کا ارادہ ہی کہ جسطور ہو ہرات پر اپنا قبضہ کرنا واجب ہی = زار روس نے اپنے گورنر متعینہ بخارا کو لکھا ہی کہ امیر کابل کو اطلاع دیجاوے کہ جب تم ہرات کیطرف آؤ تو انگریزی وکیل کو بھی جو کابل میں رہتا ہی اپنے ہمراہ لاؤ = عورت کا نکال لیجانا انگلستان میں جرم قرار دیا گیا ہی = فرانس کے لشکر نے میڈیگاسکر کے ۱۲ قلعہ فتح کر لیے ہیں = تبت کی طرف جو روسی جماعت روانہ ہوئی اُسکی غرض پیمایش نہیں ہی بلکہ خیال ہے سازش ہی = خیوا اور بخارا کے درمیان روس کیطرف سے ریل جاری ہونے والی ہی = حکم ہو گیا ہی کہ پنجاب یونیورسٹی فیلوز حضور ویسرائے کے دربار میں شامل ہوا کرینگے = کابل میں ایک روس کا باشندہ جو سوداگری لباس میں تھا جاسوسی کے شبہ میں گرفتار ہوا ہی = ہرات میں جدید انگریزی چھاؤنی کی بنیاد بہت جلد ڈالی جاویگی = مہدی کو جب گرفتار کیا گیا ہو اب اُسکو خدیو مصر کے پاس بھیجا جاویگا = خراسان کا حاکم راضی ہو گیا ہی کہ اسحاق خاں کا ساتھ دیکر افغانستان پر حملہ کرے = ہندوستان میں ریل اور ٹرامویز چلانے کا ٹھیکہ ایک کمپنی نے لیلیا ہی = شملہ میں یکم ستمبر کو فتح جنگ افغانستان کا سالانہ جلسہ ہوگا = قاتلان ایرلنڈ کا مخبر ڈبلن میں قتل کیا گیا ہی = لنڈن کی عمارت سررشتہ جنگ پر ۱۱ لاکھ روپیہ خرچ کیا جاویگا = پارلیمنٹ میں کہا گیا ہی کہ امیر کابل انگریزوں کی دوستی پر قائم ہی = گھوڑوں سے لدے ہوئے ۵ جہاز آسٹریلیا سے ہندوستان کی طرف آرہے ہیں = معزول خدیو مصر اس وقت انگلستان کی سیر میں مصروف ہی = ٹیونس میں فرانس کی عدالتیں قائم ہو گئی ہیں = اٹلی کے شہر نیپلس میں بھونچال کے صدمہ سے ۵ ہزار آدمی ضائع ہو گئے ہیں = مصر میں انگریزی فوج کے اندر بھی ہیضہ پھوٹ نکلا = پنجاب کے اکثر اضلاع میں کمی بارش کے باعث نرخ گراں ہو گیا ہی =

نور افشاں

ہندوستانی غلہ کی انگلستان میں قدر

—— ہم نے اپنے پرچہ مورخہ ۲۶ جولائی ۱۸۸۲ء میں تحت لوکل نیوز لکھنے لودیانہ غیرہ کے طور پر یہہ لکھا تھا کہ "لودیانہ کا غلہ انگلستان میں بھیجا جاتا ہے اور یہی باعث گرانی نرخ کا ہے" اب ہم اس خبر کو ذرا تفصیل وار لکھتے ہیں تاکہ ناظرین نورافشاں خصوصاً تاجران غلہ اور زمینداران آگاہ ہو کر اپنے اپنے پیشہ کو اور زیادہ ترقی دیں +

انگلستان خود اپنی سرزمین میں تو چنداں گیہوں نہیں پیدا کر سکتا اور جسقدر کرتا ہے وہ زمین کی تاثیر سے اکثر بھیگی اور تر رہتی ہے یہانتک کہ نمی کے باعث اُسکا چکی میں پیسنا ذرا دشوار ہے اور پھر بھی کل پیداوار اسقدر نہیں ہوتی کہ انگلستان جیسے گنجان آبادی کے صرف کو کفایت ہو سکے لہذا اس جنس کے واسطے اُس کو سال بسال امریکہ اور مصر وغیرہ ملکوں کا محتاج رہنا پڑتا ہے امریکہ کی گیہوں جو ہزارہا من امریکہ یا یوں کہو کہ دنیا کے انتخاب صناعوں کے ہاتھ سے نکلتی ہے بیشک صفائی میں لاثانی نکلتی ہے میں سفید اور پہلے درجہ کی ہو جو دریا خالص ہوتی ہے اور علی ہذا القیاس مصر کی بھی لیکن میدہ اور سوجی نکالنے کے باب میں ہندوستان کی گیہوں سے خواہ وہ کیسی ہی گرد آلود اور مخلوط کیوں نہ ہو لگا نہیں کھا سکتی۔ ہم یہانپر ولایت کے نامی سوداگران ستربن ہیگیڈ گال برادران کی رپورٹ کا خلاصہ درج کرتے ہیں جو انہی دنوں جب سرشاد جناب وزیر ہند بغرض مقابلہ و دریافت خصوصیات مابین گندم پیداوار ہندوستان و انگلستان مترتب ہو کر پیش ہوئی تھی +

رپورٹ کی بنیاد ایک طول طویل سلسلہ کاروائیوں پر لکھی گئی ہے جو تاجران ممدوح کو بذریعہ کلوں کے صفا کرنے و مختلف قسم کی چکیوں میں پیسوا کر دیکھنے اور نان پزی کے مختلف کارخانوں سے پکوانے میں کرنی پڑی تھیں۔ یورپ امریکہ اور آسٹریلیا کے مختلف اقسام کی گندم کا ہندوستان کی بعض چار قسم کی گیہوں کے ساتھ مقابلہ کیا گیا تھا۔ قسم اول ملائم سفید۔ قسم دوم ملائم سرخ قسم سوم سخت سفید۔ قسم چہارم سخت سرخ۔ یہہ چاروں قسم کی ہندوستانی گیہوں اگرچہ رنگ میں مختلف ہیں لیکن بلحاظ خشکی میدہ مزہ اور قوت کے دنیا کی سب سے اعلیٰ جنسوں کی فہرست میں جگہ لیئے ہوئے ہیں۔ بلکہ سوجی نکالنے میں سرخ سخت اور سخت سفید قسمیں غالباً سب گیہوں سے درجہ اعلیٰ پر ہیں اور انگلستان میں اس ہندوستانی گیہوں کا بڑا فائدہ ایک یہہ ہو کہ دانگی بھیگی گیہوں کیساتھ ملکر اُسکی طفیل آسانی سے پیسنے کے قابل بنجاتی ہے اور سخت سرخ گیہوں کی فضیلت کچھ تو یہی ہے بنسبت دیگر اقسام کے اُسکے میدہ کی روٹی وغیرہ خوردنی چیزیں قابل تعریف ہوتی ہیں۔ غرضکہ میکیڈ گال صاحب کی رپورٹ کا خلاصہ یہہ ہے کہ تمام امورات متذکرہ کے لحاظ سے ہندوستان کی گیہوں نان بائی اور نان خورشیوں کے حق میں بہ نسبت اور ملک کی گیہوں کے بدرجہا بہتر ہے +

رپورٹ متذکرہ صدر سے صاف ترشح ہوتا ہے کہ ولائیتی ہندوستانی گیہوں کی بہت تعریف ہے اور اسیواسطے آج کل اُسکی مانگ بہی جا بجا ہے گذشتہ اپریل میں بعض کراچی بندر کی راہ تخمیناً ۶۰ لاکھ روپیہ مالیت کی گیہوں ادہر کو جا چکی ہے اور باقی بندر کلکتہ مدراس وغیرہ کی برآمد کا کچھ حساب نہیں بلکہ آیندہ جیوں جیوں یہہ رپورٹ دنیا میں شائع ہوتی جاویگی تیوں تیوں امید ہے کہ ہماری گیہوں کی مانگ اور بڑھتی جاویگی۔ چنانچہ یاد ہو کہ ہم نے ایک دفعہ اپنے اسی پرچہ میں بعینہ اڈیٹوریل لکھا تھا کہ ہندوستان کی گیہوں میدہ سوجی ذائقہ وغیرہ کے لحاظ سے امریکہ مصر اور دیگر ملکوں کی پیداوار سے بہت افضل ہے لیکن دیا میں جو سو گرد و گوبر وغیرہ کے ملاپ کے باعث انگریزی بازاروں میں چنداں قدر نہیں پاتی لیکن اب معلوم ہوا کہ اُسکی اندرونی خوبیوں کے مقابلہ میں بیرونی نقصوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں کیجاتی سو بڑے فخر کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اگر ہمارے زمیندار اسکی زراعت میں آئندہ بیشمار جبکی احتیاط اور ہوشیاری عمل میں لاویں غیر جیز اور غیر دانہ کو اسکے ساتھ بالکل بڑھنے نہ دیں کہات معقول اور مناسب ڈالیں آب پاشی اور گوڈ گوڈائی میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑیں گرگہا کراہیں سے غبہ گرد وغیرہ بڑی احتیاط سے الگ کریں گھنڈی یا جھلکا ذرا بھی نہ چھوڑیں تو یقین ہے کہ انگلستان کو اور سب ملک بھول جاویں اور جسقدر روپیہ وہ یہاں سے ادنیٰ ادنیٰ چیزوں مثلاً دیاسلائی کانچ کے تنکے اور ٹین لوہے کے چھلے اور سوئیاں یا باندی شراب وغیرہ کے عوض میں لیجاتا ہے اُسے دگنا بلکہ تگنا اس گیہوں چاول کپاس وغیرہ کے عوض میں سال بسال دینا پڑے۔ غلہ کی تجارت کھلنے سے یقین ہے کہ ہمارے ملک کو جسکی آبادی کا بڑا حصہ زراعت پیشہ لوگ ہیں اور عام آبادی کی پرورش کا بڑا ذریعہ بھی زراعت ہو بہت فائدہ پہنچیگا۔ پرائمری کی تعلیم جو خاص دیہاتیوں کے لیے تجویز ہوگئی ہے اس فن میں اور زیادہ امداد دیگی کیونکہ جب دہقانی لڑکے لڑکیاں یا یوں کہو کہ کسان اور کسان کی جورو اُردو کے آسان آسان اخبار مثل پرچہ نورافشاں پڑھنے کے قابل ہو جاینگے تو مضامین متعلق زراعت کو پڑھکر مفید مفید تدابیر عمل میں لاوینگے خصوصاً جب عورتیں دن کو فرصت کیوقت پڑھکر تمام کو اپنے تھکے ماندے خاوندوں کے آگے تر و تازہ حقہ دھر کر اور پہلو میں بیٹھکر میٹھے میٹھے لفظوں میں ادا کرینگی تو ترقی کی اور ہی صورت ہو جائیگی اور پھر جب آیندہ کے فیل شدہ بی اے اور ایم اے اور طرفہ ایف اے پاس ہو کر آخر ہل کی جنگھی اور کھرپا ہاتھ میں پکڑینگے تو اپنے عالمانہ خیالات سے اس پیشہ کو اور زیادہ مفید اور نفع بخش بنادینگے۔ ہمارے تجارت پیشہ لوگوں کے لیئے روزگاری معقول صورت نکل آئیگی یہہ لوگ اگر اسقدر ہمت یا حوصلہ رکھتے کہ خاص اپنے جہازوں میں ولایت تک آ جا سکتے تو اس تجارت کے کل نفع کے مالک بنتے لیکن ہنوز ولی دور است اگر وہ کراچی وغیرہ تک بھی اپنی خرید کی نفیس بیوپار کیا کرینگے تو یہی بس ہے غلہ کی اس کشش سے عام لوگ یہانپر گرانی نرخ کے نہ خوش ہونگے جیسا ابھی سے ہیں لیکن جب وہ گرانی کے باعث اپنی طرف ضروریات آسانی پوری ہوتی نہ دیکھینگے تو بہر حال محنت زیادہ

کرینگے اور جب زیادتی محنت کر کے عادی ہو جاینگے تو نہایت خوشی سے کہا جاویگا کہ اس ملک کے بھی دن پھرے اور بھلے آئے +



مراسلات

بقیہ

نظر اجمالی بر کتاب المسمی تبیین الکلام فی تفسیر التوریت والانجیل علی ملت الاسلام مولفہ سید احمد خان صاحب بہادر

مرقومہ

المتفقر الی اللہ الصمد سید یوسف حامد مکی

المقدمۃ العاشرہ از فصل اول

اگر سید صاحب یہہ اعتراض کریں کہ قبل زمانہ موسیٰ علیہ السلام کے جسقدر انبیا مقربین اور خلفائے مخلصین و اُمم مقدمین ہوئی ہیں تو کیا وے سب بدون شریعت و بلا کتاب تھیں اگر تھیں تو خدانے انکو بغیر شریعت کے رکھا اور اگر شریعت تھی تو کیا شریعت تھی مجمل جواب اسکا یہہ ہی کہ جسقدر کتب مقدسہ سے ثابت ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ خدا اپنے برگزیدوں اور پیغمبروں سے بالمشافہ ہمکلام وہمزبان ہوتا تھا یا بذریعہ ملائک مقربین پیغام بھیجتا تھا اور وے زبانی اپنی اُمتوں اور خاندانوں کو ارشادات فرمایا کرتے تھے اور رسم نوشت وخواند بہت کم جاری تھی لوگ لکھنا پڑھنا بہت کم جانتے تھے اور جسقدر ضروریات اُن کے متعلق ہوتی تھیں بروقت خدا انکو بذریعہ زبانی یا پیغام آگاہ کردیتا تھا چونکہ کلام خدا اور روح اللہ ہر وقت انکی رفاقت وصحبت میں رہتی تھی لہذا وے تعلقات دنیاوی از طرف خود نہایت طور سے انجام دیا کرتے تھے مگر گاہ بگاہ جبکہ وے اپنی ہی خواہش وتمنا پر کاربند ہوتے تھے اور مشورہ الٰہی پر عملدرآمد نہیں کرتے تھے یا منشاء الٰہی کے منتظر نہیں رہتے تھے تو اُن سے غفلت وضع میں آیا کرتی تھی کہ جس سے انکی سادگی ظاہر ہوتی ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں نوشت وخواند کا چرچا اور رواج زیادہ ہوا اسلیئے خدانے ان لغزشوں اور ٹھوکروں کے بچانے کے لیئے انکو شریعت مکتوب اور احکام مرقومہ عطا فرمائے کہ جنکی ابدیت ودوام برقرار رہا ہیں درحقیقت کوئی شریعت مکتوبہ اور احکام مرقومہ قبل شریعت موسویہ موجود نہیں تھی کہ جسکا منسوخ ہونا لازم آتا باقی رہا جو احوال واقوال سابقین برائے نصیحت وتعلیم بطریق تواریخ کتب مقدسہ میں مذکور ومرقوم ہی وہ بھی قبل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نہیں ہوا بلکہ توریت ہی سے اُن کا احوال قلمبند ہوا کہ جسکو سید صاحب نے شریعت سابقین قرار دیا ہی یہہ سید صاحب کی معلومات وتحقیقات کا اثر ہی کہ جس سے سید صاحب کو دھوکہ وشبہہ ہوا اور جو اُن مخلصین ومقربین سے بتقاضائے بشری کوئی لغزش از راہ غفلت سرزد ہوئی اور خدانے واسطے عبرت وآگاہی بندگان کے نقل کرادیا کہ جس سے نصیحت ومنفعت ہو تو آپ سید صاحب بہادر انکو احکام سابقین وشرائع متقدمین تسلیم کرکے اپنے دعوی کے لیئے تمسک قرار دیتے ہیں تو یہہ سید صاحب کا استدلال محض غلط ہی نہ یہہ کہ وہ شریعت وشیوہ سابقین کی شریعت تھی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ زمانہ سابق میں کہ خدانے اپنے بندوں سے عہد وپیمان مقرر کیا تھا اور وہ عہد تحریری نہیں تھا بلکہ زبانی تھا کہ جسکی دو قسم تھیں۔ قسم اول عہد تعمیلی وشرعی تھا کہ جسکی تعمیل وبجا آوری محض وسیلہ نجات تھی کہ اگر عہد وفائی میں کسی طرحکی فروگذاشت نہیں کرینگے تو وے خوشنودی خدا اور رضامندی مولیٰ میں بحال وقایم رہینگے اور اگر اُسکی مخالفت کرینگے تو گنہگار وخاطی ہونگے اس عہد کی بنیاد اول حضرت آدم سے باندھی گئی اور

پیدائش ۲-۱۷ و ۳-۳

حضرت آدم سے لغزش ومخالفت واقع ہوئی اور اُسکی اولاد نے اسپر زیادہ مخالفت وعہد شکنی اختیار کی چنانچہ خدانے حضرت نوح علیہ السلام کی زبانی آگاہ کیا کہ تم اگر اپنی بدرفتاری سے باز نہیں آؤگے تو میں تمکو بذریعہ طوفان ہلاک کرونگا جب اسپر بھی اُنہوں نے گردن کشی اختیار کی اور نافرمانی میں گرفتار ہوئے تو خدانے انکو سزادی اور وے ہلاک ہوئے بعد طوفان کے حضرت نوح اور اُسکے خاندان کے ساتھ خدانے ایک عہد یہ

پیدائش ۹-۹ و ۱۷-۱ تا [illegible]

عہد باندھا کہ جو عہد فضل کا تھا اور یہہ عہد فضل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں قایم رہا اور اُن کی اولاد

پیدائش [illegible]

اسحاق اور یعقوب اُنکے خاندان سے عہد [illegible] اور جب اُنکی ترقی وشمار بڑھا تو خدانے انہیں عہد شریعت کا بھی دیا کہ جو دائمی وابدی عہد تھا کہ جسکی تعمیل وتکمیل سے وہ زمانہ میں اُن کی فضلیت وترقی تھی جب وے اُسپر قایم تھے تو انکو ساری دنیا میں فوقیت وآزادی حاصل تھی اور جب اُنہوں نے عہد شکنی اور بیوفائی شروع کی تو ساری بزرگی وفضلیت اپنے ہاتھوں سے برباد کردی اور آخر کو قوموں کے مُطیع وفرمانبردار ہوئے اسپر بھی خدانے عہد فضل سے انکی خیرخواہی مدنظر رکھی اور خداوند یسوع مسیح کو مبعوث فرمایا کہ اُس نے بعوض اُن کے اُس عہد شریعت کو پورا کیا اور اپنے فضل سے غیر قوموں کو بھی شامل کیا اب فضل کے عہد سے بذریعہ ایمان ہر ایک ایماندار نجات ومغفرت حاصل کرکے اپنے خالق وپروردگار کے ساتھ صلح وآشتی پاتا ہی اب وہ شریعت جو خدانے موسیٰ علیہ السلام کی معرفت عطا فرمائی ہی وہ منسوخ وبیفائدہ ہرگز نہیں ہی بلکہ وہ شریعت انسان کی حالت خطاکاری اور گنہگاری ظاہر کرتی ہی کہ جسکا فائدہ یہہ ہی کہ گنہگار عہد فضل کو جلد تسلیم کرتا ہی اور اپنے گناہ سے نادم ہوتا ہی جب شریعت کا مطالعہ کرتا ہی تو اسکا بھروسہ شریعت پر نہیں بلکہ فضل پر ہوتا ہی کہ جسکے طفیل سے عدالت الٰہی سے سرخروئی وراستبازی ونجات حاصل کرتا ہی پس عہد فضل کہ جسکی تعمیل وتکمیل بوسیلہ خداوند مسیح ہوئی ایسا مکمل وکامل ہی کہ جو گنہگار کی مخلصی کے لیئے کافی ووافی ہی کیونکہ عہد شریعت اور عہد فضل دونو خداوند یسوع مسیح نے ذاتی لیاقت سے پورے کیئے ان میں ناسخ ومنسوخ کی نسبت ہرگز نہیں ہی عہد شرعی خدا کے عدل کا متقضی ہی اور عہد فضل خدا کے رحم کو چاہتا ہی جیسا کہ عدل ورحم دونو خدا کی صفات میں اور ایک دوسرے کی ضد ومخالف نہیں ہیں اسیطرح یہہ دونو عہد بھی ایک دوسرے کی ضد ومخالف نہیں ہیں پس سید صاحب نے جو کلام اللہ اور احکام الٰہی میں ناسخ ومنسوخ ہونا اشد ضروری اور واجب الاقرار تسلیم کرلیا ہی تو انہوں نے اسمیں خوب غور وتفحص نہیں کیا اور اس نکتہ اور بھید کو سمجھا نہیں یا دیدہ و دانستہ

اسلام کی تائید میں امر حق کی خونریزی کی ہو ہمارا دعوی صحیح و حق ہو کر شریعت موسویہ اور احکام الٰہیہ غیر منسوخ ہیں اس ہم اوپر کی تقریر کا ثبوت بذریعہ حوالہ کتب مقدسہ انجیل پیش کرتے ہیں اول مقدس یوحنا کی انجیل کے ا باب کی ۱۷ و ۱۸ آیات میں مرقوم ہو کر اسکی بھر پوری سے ہم سبنے پایا بلکہ فضل پر فضل کیونکہ شریعت موسیٰ کی معرفت سے دیگئی مگر فضل و سچائی یسوع مسیح سے پہونچی عہد عتیق سے بھی یہ ثابت ہو اول استثنا کے ۴ باب کی ۴۴ و ۴۵ آیات یہہ وہ شریعت ہو کہ جو موسیٰ نے بنی اسرائیل کے حضور مقرر کی یہہ وے شہادتیں ہیں اور وے شرعیں وے احکام جنہیں موسیٰ نے بنی اسرائیل کے لیئے اُن کے مصر سے نکلنے کے بعد مقرر کیا +

دوئم استثنا کے ۵ باب ۱ آیت پھر موسیٰ نے سارے اسرائیل کو بلایا اور انہیں کہا کہ اے اسرائیل یہہ شرعیں اور احکام سُن رکھو جنہیں میں آج تمہارے کانوں تک پہونچاتا ہوں تاکہ تم انہیں سیکھو اور حفظ کرو اور انپر عمل کرو یہاں سے معلوم ہوا کہ شریعت کتنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا ہوئی کہ جسکا حوالہ انجیل یوحنا میں موجود ہو اب فضل کی نسبت سُن لیجیے اگر میرے کہنے کا اعتبار نہو تو مقدس پولوس رسول کا مکتوب رومیوں کے ۳ باب کو مطالعہ کر لیجیے اُس میں سے چند آیات واسطے تشفی کے نقل کرتا ہوں +

باقی آئندہ

مسئلہ تثلیث فی التوحید پر

ایک نظر

تثلیث باری وہ مسئلہ ہو جسکی نسبت نہ عیسائیوں اور غیر قوموں ہی میں بلکہ خود عیسائیوں میں قدیم سے بحث چلی آتی ہو مگر حال میں جس طرح یہہ مسئلہ مانا جاتا ہو اُسکی کیفیت حسب ذیل ہو +

(الف) ”چونکہ فقط ایک ہی خدا ہو سکتا ہو تو الوہیت کے خاص اور الٰہی صفات کسی اور وجود کے متعلق نہیں ہو سکتے +

”خدا خود اپنی بزرگی کے لیئے ایسا غیور متشدد ہو اور اپنی الوہیت کے درجہ کو ثابت کرنے میں ایسا فکرمند ہو کہ یہہ خاص صفات اپنے سوائے کسی اور وجود کو منسوب نہیں ہونے دیتا (خروج ۵:۲۰ و ۱۴:۳۴ استثنا ۲۲:۴ و ۲۴)۔

”وہ اپنے خلائق کیطرف سے بھی ایسا مہربان اور وفادار ہو کہ انہیں بتلا دیا کہ الوہیت کے خاص اور تمیز نشان کون سے ہیں تا کہ وے اُنہیں کسی اور کو منسوب کرکے غلطی اور جرم میں نہ پڑ جاویں۔ (رومیوں ۱: ۱۹ و ۲۰)

”الوہیت کے خاص اور تمیز نشان وہ نام القاب صفات کام اور عبادت ہیں جو خدا نے اپنے کلام میں اپنے لیئے اختیار کیئے ہیں یا ”تو صاف صریح طور سے کہا ہو کہ یہہ فقط میرے متعلق ہیں اور یا اپنے کلام میں ایسا ظاہر کیا ہو جس سے یہی نتیجہ حاصل ہوتا ہو (یسعیاہ ۸:۴۲)

(ب) ”مگر یہی نام القاب صفات کام اور عبادت جو خاص خدا کے متعلق ہیں اور کسی دوسرے کو دیئے جانے کے قابل نہیں پر خود خدا نے اپنے کلام میں **تین** کو منسوب کیئے ہیں اور اُن تینوں میں یوں امتیاز کیا جاتا ہو یعنے **باپ بیٹا** اور **روح**

(۱) **نام** جو مسیح کو منسوب کیئے گئے ہیں **یہوواہ** یرمیاہ ۶:۲۳ یسعیاہ ۳:۴۰ و ۲۵:۴۴ زکریاہ ۱۱:۱۲ و ۱۳ **سچا خدا** ۱ یوحنا ۵: ۲۰ **بزرگ اور قادر خدا** طیطس ۲: ۱۳ یسعیاہ ۶:۹

(۲) **صفات** جو اُسے منسوب کیگئی ہیں یہہ ہیں یعنے **حاضر ناظر** متی ۲۰:۲۸ یوحنا ۳: ۱۳ **ہمیشگی** عبرانیوں ۸:۱۳ مکاشفات ۱: ۱۱ **لاتبدیلی** عبرانیوں ۸:۱۳

(۳) **کام** جیسے پیدایش کلسیوں ۱: ۱۶ و ۱۷ عبرانیوں ۱۰:۱ (۴) **عبادت** جو اُسے ادا کیگئی عبرانیوں ۶:۱ یوحنا ۲۰: ۲۸ اعمال ۵۹:۷ یوحنا ۲۳:۵ +

”یہی خطاب روح القدس کو منسوب کیئے گئے ہیں۔ **یہوواہ** یسعیاہ ۶: ۳ و ۹ و ۱۰ بمقابلہ اعمال ۲۸: ۲۵ و ۲۶۔ زبور ۹۵: ۳ و ۷ بمقابلہ عبرانیوں ۳: ۷ و ۹۔ (۲) **صفات** جو اُسے منسوب کیگئی ہیں **حاضر ناظر** زبور ۷:۱۳۹ **ہمہ دانی** ۱ کرنتھیوں ۲: ۱۰ **ہمیشگی** عبرانیوں ۹: ۱۴ (۳) **کام** جیسے پیدایش ایوب ۳۳: ۴۔ نئی پیدایش رومیوں ۸: ۱۶۔ یوحنا ۳: ۵ و ۶ و ۸ (۴) **عبادت** متی ۲۸: ۱۹۔ ۲ کرنتھیوں ۱۳: ۱۴ +

”یہاں سے یہہ ضروری نتیجہ نکلتا ہو کہ یہہ تین (یعنے باپ۔ بیٹا اور روح) اُس ایک الوہیت میں عیسوی تعریف اور حصہ شراکت رکھتے ہیں کہ اُنکو الٰہی صفات منسوب کرنا واجب ٹھہرتا ہو۔ و کاتب الحروف کمترین ملتمس ہو کہ ناظرین اس بات کا خیال رکھیں کہ ابتک کے بیان سے فقط یہی ظاہر ہوتا ہو کہ باپ بیٹا اور روح خدا ہیں۔ مگر یہہ ظاہر نہیں ہوا کہ یہہ تینوں واحد الوہیت کے حقیقی اور جدا جدا اقنوم ہیں۔

(ج) ”اگرچہ باپ بیٹا اور روح فقط ایک خدا ہیں تاہم الٰہی جدا خصوصیت اور فعل اِن تینوں کو منسوب کیئے گئے ہیں جیسا انسانوں میں تین جدا شخصوں کو منسوب کیئے جاتے ہیں جیسے باپ سے پیدا ہوا۔ بیٹا موا اور جی اٹھا۔ باپ بھیجتا ہو۔ بیٹا اور روح بھیجے جاتے ہیں۔ اسلیئے مسیحی کلیسیا کا قریباً ہر زمانہ میں یہہ دستور رہا ہو کہ باپ بیٹا اور روح کے فرق کو لفظ (پرسن PERSON) یعنے شخص یا اقنوم سے ادا کرتی رہی ہو۔ (ڈاکٹر ہاڈش)

”اگرچہ باپ خدا ہو اور بیٹا خدا ہو اور روح القدس بھی خدا ہو تاہم یہہ یقین ہو کہ روح قدس نہ باپ ہو اور نہ بیٹا۔ کیونکہ نوشتے اُسے اکثر باپ اور بیٹے سے جدا بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ جب خدا کی روح کبوتر کی مانند اُتری اور دیکھو آسمان سے ایک آواز آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہو جس سے میں راضی ہوں تو ظاہر ہو کہ وہ باپ سے جدا ٹھہرائی گئی جو اپنے بیٹے کی بابت بولا۔ اور بیٹے سے علیحدہ تھی جس پر وہ اُتری۔ رسول ہمیں سکھلاتا ہو کہ بیٹے کے (اصل میں مسیح کے) وسیلے ہم ایک ہی روح سے باپ کے پاس دخل پاتے ہیں۔ اور آخر اس بات کا یقین دلاتا ہو کہ روح (جس سے) باپ نہیں ہو (جسکے پاس) اور نہ بیٹا ہو (جسکے وسیلے ہم دخل پاتے ہیں۔ (پی ارسٹن)

اِس بیان سے ظاہر ہو کہ باپ بیٹے اور روح قدس میں باہم فرق ہو اِس بحث کے تینوں حصوں سے حاصل یہہ ہوا کہ ایک خدا ہو جو باپ بیٹا اور روح ہو اور کہ باپ بیٹے اور روح میں فرق ہو اور بلحاظ اِس فرق کے اُن کو واحد الوہیت کے تین شخص یا اقنوم کہا جاتا ہو۔ بیشک کہ اس فرق تثلیث اور وحدت ذات باری کو ملانے یا موافق کرنے میں اختلاف رہا ہو۔ مگر کلیسیا جامع نے اِس امر کو ایک بھید ذات الٰہی کا مانا ہو +

خاطر خواہ معلوم نہیں کہ پہلی تین صدیوں میں تثلیث فی التوحید

کی نسبت مسیحی لوگوں کا کیا یقین تھا کیونکہ ان ایام میں کوئی مقرری عقیدہ مثل عقیدۂ اتھناسی سی[*] اس کے نہ تھا۔ مشہور فاضل مورخ مکر موشائیم صاحب اپنی تواریخ کلیسیا کی چوتھی صدی کے بیان میں لکھتے ہیں کہ گذشتہ صدیوں میں الوہیت میں تین اقانیم کی تعلیم کی بابت میں تشریح نہ لگی تھی۔ البتہ بمقابل نوئٹس وغیرہ کے برخلاف اکثر یہہ فیصلہ ہوتا رہا کہ باپ اور بیٹے میں۔ اور نیز ان میں اور روح قدس میں حقیقی فرق ہے۔ یا بسطرح ہم عموماً بیان کرتے ہیں کہ الوہیت میں تین جدا اقنوم ہیں۔ مگر ان اقانیم کے باہمی رشتے اور انکی جدائی کی بابت یا حقیقت کبھی مضمون بحث نہ ہوئے تھے۔ اسلیئے ان باتوں پر کلیسیا کی طرف سے کوئی فیصلہ نہ ہوا تھا اور کوئی مقرری محاورہ نہ تھا جو اس بھید کے بیان کرتے وقت ضرور استعمال کیا جاتا۔ اسلیئے عالموں نے اس امر کو مختلف طور سے بیان کیا اور باپ بیٹے اور روح قدس میں امتیاز کرنیکے لیئے متفرق نظیریں دیتے تھے اور انسے کوئی ٹھوکر نہ کھاتا تھا ٭

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن باتوں پر انجیل مقدس اور پہلی صدیوں کے مسیحی خاموش ہے آخر انہیں باتوں پر جھگڑا برپا ہوا اور اب تک باقی ہے کہ تین اقانیم کی ایک دوسرے سے علیحدگی کی کیا ماہیت ہے جو پھر بھی وہ ذات واحد ہی رہتے ہیں۔ متقدمین اور متاخرین میں سے ہم صرف دو عالموں کی رائے پیش کرنا کافی سمجھتے ہیں جنہوں نے اس مسئلہ میں فلاسفی کو اپنا رہنما کیا اور غلطی میں پڑے ٭

متقدمین میں سے ہم **آرجن** کی رائے تحریر کرتے ہیں اور اس رائے کے پیرو متعدد اور اسکے گرد نواح کے ملک تھے۔ مورخ موصوف اسکی رائے یوں لکھتا ہے کہ جو کچھ عقل انسانی میں ہے ویسا ہی بیٹا باپ میں ہے۔ اور روح قدس ایک الہی قوت عمل ہے۔ یہہ رائے اگرچہ اقانیم میں حقیقی فرق کو معدوم کرتی ہے۔ بیشک اگر الوہیت میں تین جدا اور حقیقی اقنوم یا شخص ہیں مگر ذات الہی واحد ہی ہے تو اس جدائی کی ماہیت بیان کرنیکے لیئے برنگ آرجین کی رائے نہایت ناقص بلکہ غلط ہے مگر تھیوڈوری آس کے زمانہ میں یہہ طریق تثلیث

حاشیہ * غالب ہے کہ یہ عقیدہ اس مسئلہ کی نسبت [illegible] عقیدہ جو چوتھی صدی کے آخیر کسی نے [illegible] کی وفات کے بعد [illegible] اور وہ خود بھی چوتھی صدی [illegible] ٭

کو سمجھنے اور سمجھانے کا جاتا رہا۔ اور قریباً دیسی تثلیث اب تک مسیحی مسلم ہو متاخرین یا زمانہ حال کے مسیحیوں میں ڈاکٹر **فانڈر** صاحب پھر ہمارے دیسی بھائی **صمیم** صاحب جو عمدہ عالم آدمی ہیں ایک نئی تثلیث تجویز کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر فانڈر صاحب نے تو سیر مسیحی تثلیث کو ختم نہ کر دیا مگر صمیم صاحب نے تو کچھ فرق نہیں رکھا۔ چنانچہ انکی رائے مرقومہ نور افشاں نمبر ۲۸ جلد ۱۱ مطبوعہ ۵ جولائی ۱۸۸۲ء حسب ذیل ہے۔ جب ماسوا اللہ نہ تھا اکیلا خدا ہی تھا تب انکی ذات کی اُس حالت کا نام ہم ذات مغیب کہتے ہیں۔ اور جس اپنے اقتضا سے اس نے ماسوا اللہ کو پیدا کیا اُسی کی ذات کی اُس حالت کا نام ہم ذاتِ شہادت رکھتے ہیں اور اُس ذات کو گویا کا جنبش ہونیکو ہم روح پاک کہتے ہیں۔ یاد رکھیئے کہ ہم نے ذات باری کو تقسیم نہیں کیا بلکہ انکی ذات کو انکی ذات کیطرف نسبت دیکر تین حالتیں بیان کی ہیں۔ انجیل کی آیتوں میں جہاں کہیں ان تعینات کا تذکرہ آیا ہو وہاں ہمارے بعض مترجموں نے آب ابن و روح ترجمہ کیا ہے انہیں صاحب اصل مصنفوں ہی نے یہہ لفظ لکھے ہیں مترجموں کے سمجھے کیوں سمجھے ہو تو ان سے ظاہری معنے نہ لینے چاہئیں بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ تعین اول و تعین ثانی و تعین ثالث وغیرہ ٭

ان باتوں سے نتیجہ یہہ حاصل ہوتا ہے کہ ذات الہی میں تثلیث نہیں ہے اور باپ ابن روح اُسی ذات کی حرکتیں یا حالتیں ہیں نہ جدا اور حقیقی اقنوم یا شخص۔ یہہ انکار تثلیث حقیقی صمیم صاحب نے محمدی فلاسفروں کی رائے کے اعتبار پر اختیار کیا ہے۔ مگر مسیحی ذات باری میں تین جدا اقنوم یا شخص مانتے ہیں جن میں سے ہر ایک شخص اپنے اور ایک دوسرے کے لیئے میں تو۔ وہ ضمیر استعمال کرتا ہے۔ مگر اُس ذات کے ارادہ یا صفات خالقی۔ یا کاشفی۔ یا قدوسی کو تثلیث فی التوحید نہیں کہتے۔ مسیحی تثلیث ذات کے متعلق ہے اور باپ ذات کی تین حرکتوں کا نام تثلیث باری کہتے ہیں۔ یہ تثلیث باری انجیل کا مسئلہ ہے اسلیئے انجیل کو دیکھنا چاہیئے نہ کہ غیر قوموں کی فلاسفی کو انجیل کا استاد قرار دینا۔ جب ڈاکٹر فانڈر صاحب نے مفتاح الاسرار میں محمدی فلاسفروں کی رائے سے مسیحی تثلیث کی تشریح کی تو جیسہ نہ کیا کہ یہی وہ تثلیث ہے جو مسیحی مانتے ہیں بلا نزاع چاہیئے۔ مگر محمد اسمٰعیل کی رائے کے مطابق ذات اور ذات کے ارادہ اور کاموں کو تثلیث ٹھہرانے محمدیوں کو تثلیث (کثرت) فی الوحدت کا قائل گردانا۔ کہ تثلیث فی الذات واحد کا انہیں پتہ نکالا۔ یاد رہے کہ آپ نے اور فانڈر صاحب نے محمدیوں کی راؤں سے تثلیث فی الوحدت ثابت نہیں کی۔ مگر ۲ **اثنین فی الوحدت**۔ اور ثالث انجیل سے لا لیا کیا یہہ ظلم نہیں کیا؟ پس محمدی فلاسفروں کا محاورہ تعین یا تجلی وغیرہ عیسائیوں کی تثلیث فی التوحید کی ماہیت کے انکشاف کے لیئے نامناسب معلوم ہوتا ہے ٭

مگر ان تاریخ کی طرف سے اور گمراہ کرنیکے لیئے آپ اور عالموں کی رائے لکھتے ہیں کہ ذات اور صفت گو محض وجود باری میں [illegible] امتیاز نہیں۔ یعنے ذات صفت ہے۔ آپ نے صفاتی تثلیث پانے کے اُسے ذاتی بنانے کی خاطر یہہ لکھا ہے ٭

مگر صفت کی ادائے میں ضرور کچھ اور ہے اور ہونا چاہیئے جسکی صفت صفت ہے۔ کوئی ماہیت ہے جو قوی یا دونوں ہے۔ الا ذات باری میں صفت ذات کے ساتھ لازمی و ضروری ہے۔ اور لازمی صفتیں ہم ذات مخلوق جسمی وروحی میں بھی معلوم کرتے ہیں یعنے صفات یا لوازمات جو انکی ہستی ذات کے لیئے ضروری ہیں۔ مثلاً جسم کے لیئے سختی یا کسافت اور طول اور عرض اور موٹائی ضرور ہیں یا یوں کہیں کہ یہہ جسم کی ذاتی صفتیں ہیں مگر وہ جسم کچھ ذات یا ماہیت رکھتا ہے جسکی یہہ صفتیں ہیں۔ اور یہہ نہیں کہ چند صفتوں کا اجتماع ذات کسی وجود کی ہوتی ہے۔ یا اُس ذات کی موجب ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ وجود باری میں اور اسکی صفت میں ایسا ہی ضروری رشتہ ہے۔ ایسا کہ ذات کو صفت سے جدا نہیں کر سکتے۔ مگر پھر بھی ذات باری کچھ اور ہے جسکی صفت یہہ یا وہ ہے اور صفت ہی ذات نہیں ہے۔ وہ ذات واحد ہے مگر احدیت وہ ذات نہیں ہے۔ وہ ذات حاضر ناظر ہے۔ مگر حاضر ناظری وہ ذات نہیں۔ وہ ذات لاتبدیل ہے مگر لاتبدیلی وہ ذات نہیں۔ وہ ذات دانا ہے مگر دانش وہ ذات نہیں ہے۔ پس ذات و صفت میں امتیاز کی بھی صورت ہے ورنہ ذات کو صفت سے جدا کر کے ہم نہ ذات کا خیال کر سکتے ہیں اور نہ صفت کا۔ پس اگر آپ قدرت اور دانش کو ذات باری میں تثلیث قرار دیتے تو ہم

کہہ سکتے ہیں کہ یہ تثلیث صفاتی ہے۔ پھر علم و دیگر صفات ذات باری
کے اُس ذات میں فقط ایک ہی تثلیث قرار دینا درست نہوگا۔ بلکہ
اور اگر ذات اور صفت میں امتیاز نہ مانیں تو بھی یہی نتیجہ ہوگا یعنے
ذات باری میں ایک نہیں کئی ایک تثلیثیں ماننی پڑینگی۔ حالانکہ مسیحی
ذات باری میں فقط ایک تثلیث مانتے ہیں۔ نہ کہ صفات کے حساب
سے کئی ایک +

ثانیاً وہ جسے آپ ذات یا صفت کہتے ہیں وہ حقیقت میں ذات کا اتفاقی
فعل ہے یا ذات کی عارضی حالت ہے۔ چنانچہ جب ماسوا اللہ ہوا تو
وہ حالت یعنے ذات باری کا مخفی ہونا جاتا رہا۔ وہ حالت تب ہی
تک تھی جب تک ماسوا اللہ نہ ہوا۔ اس سے کچھ غرض نہیں کہ وہ
ذات ابھی ہماری نظر و فہم سے غیب ہے یا نہیں۔ مگر فقط اس سے
ہے جو آپ لکھتے ہیں۔ پھر وہ حالت جسکا نام آپ ذات شہادت
رکھتے ہیں ایک اتفاقی فعل ہے نہ کہ ذات۔ ماسوا اللہ کو پیدا کر دینا
تقاضاء الٰہی ذات کا ایک فعل تھا۔ جب فعل ہو چکا وہ تقاضا پورا
ہو گیا اور ذات کی یہہ حالت بھی جاتی رہی۔ اب آپ معلوم کریں کہ
ذات باری کا مخفی ہونا یا پیدا کرنا وہ لازمی صفتیں نہیں جو ہستی
ذات مطلق کے لئے ضروری تھیں کیونکہ جب ماسوا اللہ کو پیدا نہ کیا
تھا تب بھی وہ ذات با صفات ذاتی موجود تھی۔ لہذا ماسوا اللہ کو
پیدا کر دینا خدا کی ذات نہیں۔ مگر اُسکی ذات کی صفت قدرت کا
ایک فعل ہے۔ پس ذات کے فعل کو ذات کے ساتھ ملا کے ایک تثلیث
قایم کرنا غلط فلاسفی کا ایک ولولہ ہے۔ مگر عیسائیوں کی تثلیث ذات
کا فعل نہیں۔ عارضی نہیں۔ بلکہ ذات میں ذات ہے اور اسلئے ازلی
ہے یعنے تثلیث فی التوحید ہی ذات باری ہے۔ الحاصل منشیم صاحب
والی تثلیث نہ بجائے خود کوئی تثلیث ہے اور نہ وہ تثلیث ہے جسے
عیسائی مانتے ہیں +

ایسے امر میں ذات باری کی نکرکی ہدایت کے لئے ہم یہہ کہتے ہیں
کہ جس بات کو انجیل نے ظاہر نہیں کیا ہم کیونکر کرینگے۔ انجیل نے
ذات الٰہی میں باپ۔ بیٹا اور روح تعالےٰ یوں ہی رہنے دیا ہے۔
انہیں تثلیث کہا ہے اور نہ اقنوم اور نہ کچھ اور۔ اور نہ اس فرق
کو ملایا ہے۔ اس حال میں جو کچھ ہم تثلیث کی تشریح میں کہیں سب
رایگان بکواس ہے۔ انجیل ہم سے اس بات کی متقاضی نہیں کہ ہم
تثلیث کی تشریح کریں وہ فقط باپ بیٹے اور روح القدس پر ہمارا
ایمان طلب کرتی ہے اور بس +

تاکہ معلوم ہو کہ ہم نے تثلیث باری کی بابت کلیسیا جامع
کا اعتقاد صحیح طور سے پیش کیا ہے ہم اس مسئلہ پر چرچ آف انگلنڈ
اور پریسبٹیرین کلیسیا کا عقیدہ درج کر دیتے ہیں +

مقدس اتھانےسیس کا عقیدہ جو چرچ آف

انگلنڈ میں مانا جاتا ہے ہم تثلیث میں واحد خدا کی اور توحید میں تثلیث
کی پرستش کریں نہ اقانیم کو ملا دیں۔ نہ ماہیت کو تقسیم کریں۔ کیونکہ
باپ ایک۔ اقنوم بیٹا ایک۔ روح قدس ایک اقنوم ہے۔ مگر باپ بیٹے
اور روح قدس کی الوہیت ایک ہی ہے۔ جلال برابر عظمت ازلی
یکساں ...... باپ کسی سے مصنوع نہیں۔ نہ مخلوق نہ مولود
بیٹا فقط باپ سے ہے مصنوع نہیں نہ مخلوق پر مولود ہے روح قدس
باپ اور بیٹے سے ہے۔ نہ مصنوع نہ مخلوق نہ مولود پر مستخرج۔

کان فیشن آف فیتھ جو پریسبٹیرین کلیسیا میں

مسلّم ہے (دوسرا باب) الوہیت کی وحدت میں تین اقنوم میں
ماہیت قدرت اور ہمیشگی میں ایک۔ خدا باپ۔ خدا بیٹا۔ خدا
روح القدس۔ باپ کسی سے نہیں ہے نہ مولود نہ مستخرج ہے بیٹا
باپ سے ہمیشہ مولود۔ روح القدس باپ اور بیٹے سے ہمیشہ مستخرج ہے

اب یاد رہے کہ یہہ **نظم** لکھنے سے کمترین کی غرض یہہ ہے کہ وہ
تثلیث جو کلیسیا جامع عالموں نے انجیل سے نکالی ہے وہ وہ تثلیث
نہیں ہے جو بعضوں کی عقل نے تجویز کی ہے۔ بلکہ اگر وہ تثلیث جو مسیحی
لوگوں میں مسلّم ہے انجیل میں پائی جاتی ہے یا اس سے ثابت ہو سکتی
ہے تو اور جتنی قسمیں تثلیث کی ایجاد کیجاویں وہ سب غیر موزوں ہونگی۔ انجیل
تثلیث کے برخلاف اور اُسے برباد کرنیوالی ہونگی۔ اسلئے مقدم
اور مناسب امر یہہ ہے کہ دریافت کریں کہ آیا انجیل میں تثلیث فی التوحید
ہے یا نہیں ہے۔ اور بیشک اگر ہے تو وہی ہے جو مسیحی مانتے ہیں اور
اگر نہیں ہے تو یہہ نفی انجیل سے ثابت کیجاوے۔ ہر دو حالت میں
ایسی تشریحیں خود ہی ردی ہو جائینگی۔ یا اللہ خیر اا

راقم
جی ایل ٹھاکرداس سیرور ضلع سیالکوٹ

جالندھر

اس ضلع میں ۲۵ انچ بارش ہوئی غور سے دیکھو تو گیا ہوئی
اور وہ بھی فصلات میں ہوئی۔ صدر میں ایک دو دفعہ چھینٹا چھا
ہوئی ہے جو ایک آدھ گھنٹہ کی دھوپ سے کچھ بھی نہ رہی۔ اساڑھ
تو یوں ہی گیا تھا لیکن ساون بھی ویسا ہی جاتا نظر آتا ہے گویا
اب کی برسات ہی خالی گئی۔ فصل خریف کا کچھ حال نہیں اگر کسی
مل چلے زمیندار نے ردنیاں کر کے بو بھی دی تو پھر خشکی نے
خشک کر دی۔ ایک بوڑھے زمیندار سے کسی نے پوچھا تھا کہ فصل
خریف کے لئے بارش کتنی چاہئیے۔ اُس نے جواب میں ایک لمبی
سانس لیکر کہا برستے برستے برستے ..... سائل نے کہا کہ بس
بھی کرتا ہے بولا اسے لو سوکھ گئی۔ غرض جالندھر میں خشکسالی
کے آثار نمایاں ہیں۔ بستیات کے مسلمان دو ایک ہفتہ سے اس
شہر کے ایسی ہفتہ سے اردگرد باہر نکلتے ہیں میدان میں جمع
ہو کر بارش کے لئے نفلیں پڑھتے اور ننگے سر دعائیں مانگتے ہیں
بنئے اپنے محلوں میں خیرات جمع کر کے کھانوں کی دیگیں پکا کر خدا کے
نام پر لٹاتے ہیں۔ ہر قوم اور ہر فریق کے بچے دن کو کالا منہ
کر کے گلیوں میں یہہ پکارتے ہوئے مینہ مانگتے پھرتے ہیں کہ

کوٹھی ہیٹھ چھیک غریباں نوں دیکھ۔ روڑے وا مونہہ کالا روڑا
مینہ منگدا۔ چھاؤنی کے جوہڑوں نے بھی اپنا جوہر یعنے گوگا
باہر نکالا ہوا ہے اور کہتے ہیں کہ جبتک بارش میں تر بتر نہ ہولے اندر
نہیں لایا جائیگا۔ غرض ہر کوئی مینہ کا پیاسا اور ترسا نظر آتا ہے
باستثناء چند بنیوں کے جو اپنے ذاتی فائدہ کیواسطے رحمت عام
کے مخالف ہیں اور نہیں چاہتے کہ بارش ہووے چنانچہ ایک
آدھ نے چھاؤنی میں یہی غلطا اور ناشکری کا فعل جو کبھی کبھی
قحط سالی میں غلہ فروش ہنود کیا کرتے ہیں کر دکھایا ہے۔ خدا اپنا
فضل کرے +

موضع گڑھا متصل چھاؤنی جالندھر کے ایک قبرستان میں
پانچ چار جنگلی کتے بالاتفاق رہتے ہیں انہوں نے اپنے گذارہ
کی عجیب صورت نکال رکھی ہے کہ رات کو نئی قبروں میں سے جاں



اکثر جہاڑی کے مردے دفن ہوتے ہیں تازہ لاشیں نکال کر کھاجاتے ہیں۔ ۲۹ جولائی کو ایک کسان کا بچہ ۹-۱۰ سالہ عمر گھر سے کونے کی طرف اپنے باپ کے پاس جاتا تھا راستہ میں ان خونخواروں کے قابو آگیا انہوں نے چیر پھاڑ کر اسکی بوٹی بوٹی اٹھنی شروع کردی کچھ حصہ دھڑ کا باقی تھا کہ چھوڑ لیا گیا۔ افسوس ہو کہ ایسے بے تمیز بے سیرت گئے آبادی کے بیچ میں رہیں اور خصوصاً ایک بڑی چھاونی کے زیر سایہ آدم خور بن جاویں اور کوئی خبر نہ لے +

ولیزرف آن کارنیس یعنے آنٹین ستے گٹھے کا بالکل علاج جلد کرتی ہو اس دوا کی قیمت ½ ہے ملنے کا مقام بمبئی میں مدد کان بی ایس سیڈن کمپنی جنرل ایجنٹ سے ملتی ہو +

سرکاری خبریں

ہفتہ وار رپورٹ موسم و صحت و فصل پنجاب از ابتدا ۲۸ جولائی لغایت ۳ جولائی ۱۸۸۳ع

ضلع دہلی - بارش نہیں ہوئی مگر بارش کی ضرورت ہو صحت اچھی ہو کاشت فصل خریف دستور ہو رہی ہو - نرخ گراں ہوگیا ہو +

ضلع حصار - بارش نہیں ہوئی صحت عمدہ ہو - کاشت فصل خریف بدستور ہو رہی ہو - نرخ گراں ہوگیا ہو +

ضلع انبالہ ½ انچہ بارش ہوئی - مگر ابھی اور بارش کی ضرورت ہو صحت اچھی ہو - کاشت فصل خریف ہو رہی ہو - نرخ گراں ہوگیا ہو +

ضلع جالندھر - بارش نہیں ہوئی - مگر بارش کی بہت ضرورت ہو فصل خراب حالت میں ہو - صحت اچھی ہو نرخ گراں ہوگیا ہو +

ضلع امرتسر - بارش نہیں ہوئی صحت عمدہ ہو - نرخ گراں ہوگیا ہو +

ضلع سیالکوٹ - بارش نہیں ہوئی - مگر بارش کی بہت ضرورت ہو - صحت عمدہ ہو - نرخ گراں ہوگیا ہو +

ضلع فیروزپور - بارش نہیں ہوئی - صحت عمدہ ہو - غلہ راقی و تخم ریزی فصل خریف ہو رہی ہو - نرخ گراں ہوگیا ہو +

ضلع لاہور - قلیل بارش ہوئی مگر ابھی اور بارش کی بہت ضرورت ہو - صحت عمدہ ہو فصل کی امید معمولی ہو - نرخ گراں ہوگیا +

ضلع راولپنڈی بارش ½ ۲ انچہ ہوئی - صحت عمدہ ہو فصل خریف کی امید اچھی ہو - نرخ ارزاں ہوگیا ہو +

ضلع شاہپور - صدر میں ایک انچہ بارش ہوئی - مقام خوشاب میں ½ ۱ انچہ اور مقام ڈیرہ جابا میں ¾ ۲ انچہ - صحت عمدہ ہو - فصل اچھی حالت میں ہو - نرخ ارزاں ہوگیا ہو +

ضلع ملتان - بارش نہیں ہوئی صحت اور فصل کی امید عمدہ ہو - نرخ بدستور ہو +

ضلع ڈیرہ اسمعیلخاں - بارش نہیں ہوئی صحت عمدہ ہو - کاشت فصل خریف ہو رہی ہو - نرخ بدستور ہو +

ضلع پشاور - بارش نہیں ہوئی صحت عمدہ ہو - نرخ بدستور ہو +

کیفیت عام

چند اضلاع میں قلیل بارش ہوئی - مگر ابھی تمام پنجاب میں اور بارش کی بہت ضرورت ہو - باستثناء اضلاع انبالہ و جالندھر کے تمام پنجاب میں صحت عمدہ ہو - کاشت فصل خریف ہو رہی ہو - اجناس غلہ کا نرخ بہت سے اضلاع میں گراں ہوگیا ہو +

اخبارات تاربرقی

شملہ ۲ اگست - گورنمنٹ مصر اب ہندسے طبی امداد حاصل کرنیکی نہایت آرزومند ہو - اسلئیے ایسے ۲۰ مسلمان ہاسپٹل اسسٹنٹوں کے لیئے درخواست کیگئی ہو جنہوں نے انگریزی کا امتحان پاس کیا ہو کیونکہ خاصکر وہ حفظ صحت کے انتظام کے لیئے مطلوب ہونگے اسلئیے جسقدر ممکن ہوگا سررشتہ حفظان صحت سے بھیجے جاوینگے نیز گورنمنٹ مصر نے ہندسے ۱۰ ایسے ڈاکٹر طلب کیئے ہیں جو حفظ صحت کے انتظام سے بخوبی ماہر ہوں جنکو تین ماہ کے واسطے ۳ سو پونڈ تنخواہ و سفر خرچ وغیرہ علیحدہ مقرر کیا گیا ہو کہ سینئر میڈیکل افسر ایسے ڈپٹی سینٹری کمشنروں میں سے منتخب ہوگا جنکے ۸ سال سے ۱۰ سال تک ملازمت کی ہو - ہند عالیگئی ہو کہ مسلمان اسسٹنٹوں کے انتخاب میں احتیاط عمل میں لائی جاوے - اور حتی المقدور وہ لوگ رکھے جاوی کیئے جاویں جو حفظان صحت کے کام سے واقف ہوں اور درجہ اول و دوم و سوم میں نے حتی الامکان اعلی جماعت میں منتخب ہوں +

لنڈن - ۲ اگست - کل رات کو ہند میں لارڈ رپن صاحب کی پالیسی کی تائید کیواسطے مسٹر برائٹ صاحب کی صدارت میں ایک بھاری جلسہ منعقد ہوا جسمیں آنریبل ڈبلیو ای فورسٹر صاحب و مسٹر سمیتھ صاحب و اسمتھ صاحب گھوس اور پارلیمنٹ کے کئی ایک ممبر شریک تھے - ایسے رزولیوشن منظور ہوئے جنمیں لارڈ رپن پر اعتبار اور قانونی انتظام کیا حصہ مستحسن دکھایا گیا مسٹر برائٹ صاحب نے فرمایا کہ مسٹر البرٹ صاحب کا مجموعہ ضابطہ فوجداری سراپا انصاف پر مبنی ہو جسمیں حضور ملکہ معظمہ کے وعدہ مندرجہ اعلان کا ایفا ہوتا ہو اور اسکے مخالف شور مسعود علما انگلستان اور ہندوستانی وکلاء کی غیرت کے باعث ہو رہا ہو - اور انہیں اپنی سپیچ کو ختم کیا کہ زمانہ موجود کی نسبت اپنے بزرگوں کے اغلاط کی تصحیح کرے +

کل رات کو ہوس آف کامنز نے مسودہ قانون معاوضہ مزار عان ناطق طور پر منظور کیا +

ڈیوک آف کیناٹ سکاچ فیوزلیر گارڈ کے کرنیل مقرر ہوئے ہیں +

بمبئی ۳ اگست - افسوس یہاں ہیضہ سے اموات دفعتاً ۴۹ سے ۱۰۶ ہوگئی ہیں جسکے باعث حفظ ماتقدم کے انتظام کو بھی اسیقدر وسعت دیگئی ہو - نسبت ذات کے ہندو زیادہ ہلاک ہوئے ہیں حالانکہ صرف ۳ - انگریز مرچکے ہیں دبار کن اور کاکمو میں کثرت سے پھیلی ہوئی ہو جہاں ہلاکت بہت زیادہ ہو +

لنڈن ۳ اگست کل رات کو ہوس آف کامنز میں پریمیر نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ مصر سے برٹش فوج کے واپس طلب کرنیکے پیلے جنے پارلیمنٹ سے مشورہ کرنے سے انکار کیا تھا +

کل رات کو آنریبل ایڈورڈ و مسٹر نوب صاحب کی صدارت میں جو جلسہ منعقد ہوا اسمیں مسٹر البرٹ صاحب کے ضابطہ فوجداری کے مسودہ کے مخالف رزولیوشن منظور ہوئے +

شملہ ۳ اگست - امیر کابل ہندوستان میں امسال نہیں آئینگے

کیونکہ وظیفہ کی نسبت کامل طور سے بندوبست ہوگیا ہے اور اب امیر کے انکی ہندوستان میں کچھ ضرورت نہیں ہے +

متواتر ۴ گھنٹہ شملہ پر بارش ہوتی رہی جسکے صدمہ سے بہت سے درختوں کو نقصان پہونچا اور گر گئے +

کلکتہ ۔ اگست ۔ آج صبح کو قریب ۸ بجے مسٹر بن ایٹن برگ کے گودام کی چھت گر گئی جسکے نیچے ۳۰ دیسی آدمی دب گئے جن میں سے ۶ آدمی فوراً مر گئے اور ۱۴ سخت زخمی ہوئے +

بمبئی ۔ اگست ۔ حضور لارڈ رپن صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند کے مستعفی ہونیکی تردید سرکاری طور پر ہوگئی ہے ۔ برٹش انڈیا کمیٹی کے ایک جلسہ میں یہ فیصلہ ہوا ہے کہ البرٹ بل کی تائید میں عام رائے کے اظہار جمع کیے جاویں ۔ جناب لارڈ ڈنا ہڈوک صاحب نے اس تجویز کی پسندیدگی کے اظہار کی ایک چٹھی بھیجی ہے جس میں بیان ہے کہ ہمکو یہ دکھلانا ضروری امر ہے کہ انگریزی رائے یکطرفہ نہیں ہے ۔ ہندوستان کی ڈاک جو برنڈیسی میں ٹھہر گئی تھی کل ۱۱ روز کے بعد جس میں یہاں پہونچی +

لنڈن ۔ اگست ۔ مسٹر گلیڈاسٹون صاحب نے ہوس آف کامنس میں کل رات ایک سوال کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ حضور ملکہ معظمہ کے خیالات مصر کی نسبت بدستور ہیں ۔ انتظام کی درستگی میں ہیضہ کے باعث جو دیری ہوگئی ہے اسکے سبب سے انگریزی فوج بہت جلد واپس نہوگی اور جبتک کوئی پختہ انتظام نہولے یہ فوج مصر کو نہیں چھوڑ سکتی ہے ۔ اور گلیڈاسٹون صاحب نے یہ بھی کہا کہ مجھکو یقین نہیں ہے کہ دیگر سلاطین گورنمنٹ انگریزی کی تدبیروں سے خوش ہونگے +

چوہوں پر آفت

بس سے چوہے ۔ چوہیاں ۔ گبریلا ۔ مکھیاں ۔ چیونٹیاں ۔ کھٹمل ۔ جھینگر اور حشرات الارض ۔ لال بیگ ۔ جھجلی ۔ گوند سب دفع ہو جاتے ہیں ۔ قیمت ساڑھے سات پنس ۔ بی ۔ ایس میڈن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہے +

لودیانہ

بارش ندارد ہوا بارش کے مخالف ۔ آسمان گرد آلودہ قحط کے آثار نمایاں اور غلہ کی روز بروز گرانی ہے ۔ پنجاب کی سرکاری رپورٹ سے بھی عیاں ہے کہ پنجاب میں بارش کی اشد ضرورت ہے جو کچھ اس ضلع میں زمینداروں نے بویا تھا کچھ سرسبز ہوکر سوکھ گیا ہے +

۱۷ اگست کو شملہ پر ۲۴ گھنٹہ تک موسل دھار پانی برسا جس کے باعث سے جا اور ریلہ ستلج کناروں سے باہر ہو رہا ہے +

جناب صاحب کمشنر قسمت انبالہ بتقریب اجلاس سیشن ہفتہ کل میں یہاں رونق افروز رہے اور خون کے مقدمات فیصل کیے یعنے جو کہ ایک لڑکا ایک خاکروب نے بسبب تنازع ایک عورت کے قتل کیا تھا دونوں کو پھانسی کی سزا ہوئی +

موضع ہیر میں جو کہ ایک سردار کو دو آدمیوں نے قتل کیا تھا دونوں کو بعد ثبوت پھانسی کی سزا ہوئی +

تحصیل جگراؤں کے ایک موضع میں دو آدمیوں نے ایک شخص کو مار ڈالا اتفاقاً ان میں سے ایک کو سات برس اور ایک کو دس برس کی قید ہوئی +

تحصیل لودیانہ کے ایک موضع میں ایک شخص نے اپنی عورت کو ضرب شدید لگائی تھی جسکے صدمہ سے وہ تھوڑے عرصہ بعد مر گئی اسکو بھی پھانسی کی سزا ہوئی +

امسال یہاں پر دو عیدیں ہوئیں یعنے شہر کے تمام مقلدین نے اتوار کے روز عید منائی اور غیر مقلدوں نے پیر کے روز +

اب کمیشن کو شروع ہوکر ایک عدالت یہاں پر اور زیادہ ہوگئی ہے یعنے بجائے ایک منصفی کے دو منصفی ہوگئی ہیں اور دوسرے منصف صاحب تشریف لے آئے ہیں ۔ درحقیقت لودیانہ میں دیوانی مقدمات کی نہایت ہی کثرت ہے +

جو جنگی سپاہی پولیس کے سپاہیوں سے لڑے تھے اور مقدمہ صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر کے اجلاس میں پیش تھا انکی تحقیقات کے تین جنگی سپاہیوں پر دس دس روپیہ جرمانہ ہوا +

بندوبست کا کام ماہ حال کے اخیر میں بالکل تمام ہوجائیگا اور کاغذات دفتر میں داخل ہو جائینگے +

ہم نہایت افسوس سے لکھتے ہیں کہ جناب مسٹر وڈ صاحب سابق ڈپٹی کمشنر و حال جج چیف کورٹ پنجاب سابقی لودیانہ کا فرزند جو ایک لائق بارسٹر مقام آگرہ میں تھا فوت ہوگیا +

گورنمنٹ ہند نے جناب مسٹر جی بی وار برٹن صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اُن ایام کے لیے انکی تنخواہ کا ۲۵ فیصدی الونس دینا منظور فرمایا ہے جبتک صاحب موصوف پنجاب و ممالک مغربی و شمالی میں ڈکیتی کے مقدمات کی تحقیقات کرتے رہیں +

رسالہ

سیرت المسیح والمحمد

رسالہ موصوف جسکے مضامین اخبار نور افشاں میں بھی شائع ہو چکے ہیں اب وہ مضامین بازیادی چند امور رسالہ کی صورت میں امریکن مشن پریس سیالکوٹ میں چھاپا گیا اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا جناب پادری جی ۔ ایل ٹھاکر داس صاحب مشنری سہارنپور نے جو رسالہ موصوف کے مصنف ہیں اور بھی چند مضامین اضافہ کر کے ہمارے پاس طبع ہونیکے لیے بھیجا ہے اور یہ رسالہ ۴۰ صفحہ بطرز کتب دیسی پر چھاپا جاویگا مگر جبتک خریداروں کی کافی تعداد جمع ہو جائے تب تک چھپنا ملتوی رہیگا اور قیمت صرف ۳ ر معہ محصول ڈاک قرار پائی ہے لہذا بغرض آگاہی شائقین مشتہر کیا جاتا ہے کہ جلد درخواست بھیجیں +

المشتہر

پادری ای ۔ ایم ویری صاحب مہتمم مشن پریس لودیانہ

بڑھے ہوئے پھیپھڑے

صفراویت ۔ قبض ۔ ضعف معدہ ۔ درد سر ولیور کے ایبل پلز سے سب دفع ہو جاتی ہیں ۔ قیمت ۵ پنس بی ۔ ایس میڈن کمپنی جنرل ایجنٹ مقام بمبئی سے ملتی ہے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے شائع ہوا

